بالکل صحیح ہے اور پھر اس کے خلاف اگر کوئی صحیح حدیث بھی آجائے تو اس کو اس اجتہاد سے روکر دیویں تو بیشک اس قسم کی تقلید ناجائز اور مخرب دین ہے ہاں وہ تقلید جس کو جائز کہا گیا ہے وہ چند قید کے ساتھ ہے اول یہ کہ مقلد کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا امام نبی کی طرح معصوم نہیں اس سے خطا اور غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ دوم المجتھد قد یخطی وقد یصیب یعنی امام اجتہاد میں خطا بھی کر سکتا ہے اور صواب کو بھی پہنچ سکتا ہے۔ سوم مقلد کیلئے شرط ہے کہ وہ مسئلہ مجتہدہ کے ساتھ ہی ساتھ احادیث صحیحہ کی تتبع اور تلاش میں لگا رہے اور جہاں کہیں کوئی صحیح حدیث ملجائے تو فوراً مسئلہ مجتہدہ کی تقلید سے باز آجائے اور حدیث کو مان لیوے۔ چہارم یہ کہ وہ خود نہ مسئلہ جانتا ہو اور نہ جا سکتا ہو یعنی جاہل ہو۔ پس اگر مقلد نے ان باتوں کا خیال اور لحاظ نہ رکھا تو وہ یقیناً حق راستے سے ہٹ جائیگا اور من رغب عن سنتی فلیس منی کے ماتحت طریق رسول اور اہل حق سے دور ہو جائیگا۔

شان علم

(از طالب اعظمی رحمانی)

علم سے بنتی ہے دنیا علم سے بنتا ہے دیں
عزتِ کونین حاصل جہل سے ہوتی نہیں

علم سے ہوتا ہے انساں قابلِ صد احترام
علم سے محبوب چشمِ خلق میں انساں مدام

کچھ زمانے میں نہیں جاہل کی قدر و منزلت
بلکہ اس کی ذات ہے عالم میں ننگ قومیت

علم وہ دولت ہے جسکو کچھ نہیں لٹنے کا ڈر
ہے حقیقت میں تونگر صاحب علم و ہنر

علم اک گوہر ہے عمدہ بے مثال و بے نظیر
یہ جسے ملجائے وہ رہتا نہیں ہرگز فقیر

علم وہ قوت ہے روحانی کہ جس سے ہر بشر
چاہے جب زیرِ اثر لے آئے فوراً بحر و بر

علم میں مضمر ہے انساں کی ترقی کا سوال
علم انساں کیلئے ہے باعثِ جاہ و جلال

ہو نہیں سکتا خدا کی ذات سے وہ آشنا
علم سے جو شخص بھی دنیا میں بیگانہ رہا

جلوۂ علم و ہنر ہے پر توِ حسنِ یقین
پیش آدم ہر فرشتے نے جھکائی ہے جبیں

الغرض ہیں خوبیاں علم و ہنر کی بے شمار
اسمیں مضمر نفع کا ہے بحر نا پیدا کنار

طالب عاجز سے کیا ہو علم کی خوبی بیاں
حاملِ وحی الٰہی خود ہے اسکا مدح خواں